کافی و مکتفی و کفایت کنندہ - کسی کا فارسی شعر ہے ۵ رو رو کہ شکایت تو ناگفتہ بہ است * بس بس کہ حکایت تو نشنفتہ نکوست - بس بس یعنے خاموش ہو خاموش ہو - بند اسکا مترادف ہے -

جراحت تحفہ الماس ارمغان داغ جگر ہدیہ

مبارکباد اسد غمخوار جان دردمند آیا

تحفہ اور ارمغان اور ہدیہ یہہ تینون لفظ مترادف ہین - تحفہ اور ہدیہ عربی الفاظ ہین اور ارمغان فارسی کا لفظ ہے - شاعر نے جراحت اور الماس اور داغ جگر کو تحفے قرار دئے ہین اور ان تحفون کو جان دردمند کے غمخوار اور غمگسار مقرر کئے ہین - مطلب یہہ ہے کہ جو جو مصائب اور تکالیف ہم پر پڑتے ہین ہم اُن کی برداشت کرتے ہین اور ہمت نہین ہارتے بلکہ اون تکلیفون اور مصیبتون کو آرام و راحت خیال کرتے ہین اور اسی واسطے اُن کو غمخوار جانتے ہین اور اُن کی آمد پر مبارک دیتے ہین - ابن نصوح شیرازی رح کہتا ہے

رباعی با فاقہ و فقر ہمنشینم کردی * بے مونس و بے یار و قرینم کردی *
این مرتبہ مقربان درتست * آیا بچہ خدمت این چنینم کردی *

دوسرے معنے یہہ ہین کہ جراحت اور الماس اور داغ جگر مہلک اور جان ستان چیزین ہین - ہمکو یہہ چیزین ملی ہین اب ہم مرجائین گے اور ہم کو مصائب سے نجات حاصل ہوگی چونکہ ہم زندگی مین مبتلاے آفات ہین - لہذا ان چیزون کے آنے سے خوش ہوتے ہین اور مبارکباد دیتے ہین کہ اب مرجانے سے دنیا کے جھگڑون اور زحمتون سے نجات حاصل ہوگی

غمخوار آیا = یعنے ہدیہ غمخوار ہے - ہدیہ غمخوار آیا - آیا کی جگہ آمد رکھدیجیے تو سالم شعر فارسی بنجاتا ہے ؎ جراحت تحفہ الماس ارمغان داغ جگر ہدیہ - مبارک باد اسد غمخوار جان دردمند آمد -

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروی کار	صحرا مگر بہ تنگی چشم حسود تھا

قیس = مجنون عامری کا نام ہے جو قبیلۂ بنی عامر کے ایک رئیس کا بیٹا تھا - لیلا سے عامری پر عاشق تھا اور اوس کے عشق مین سنہ ہجری مین انتقال کیا کہتے ہین کہ لیلی بھی اوس پر عاشق تھی - اور = دوسرا - دیگر - بروی کار آنا = بروی کار آمدن کا ترجمہ ہے - بروی کار آمدن یعنے میدان مین آنا - رونق پذیر ہونا - مشہور ہونا - ظاہر ہونا - آشکار ہونا - میرزا صائب فرماتے ہین ؎ یاقوت آبدار تو آورد عاقبت ✤ خطی بروی کار کہ ریحان بگرد رفت ✤ خط را بروی کار آورد یعنے خط کو ظاہر کردیا - بہ = بای تشبیہ بمعنی مانند - بہ تنگی چشم حسود یعنے مانند تنگی چشم حسود - حسود = بفتح اول وضم ثانی بروزن فعول بدخواہ اور بہت حسد کرنیوالیکو کہتے ہین - تھا کی جگہ بود لکھدیجیے تو مصرع فارسی ہوجاتا ہے مصرع
صحرا مگر بہ تنگی چشم حسود بود ✤ مین نے ذرا سے تغیر وتبدل مین اس شعر کو پورا فارسی بنادیا ہے ؎ جز قیس ہیچ مرد نیامد بروی کار
صحرا مگر بہ تنگی چشم حسود بود ✤

آشفتگی نے نقش سویدا کیا درست	ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا